حیات القلوب
جلد 2
11/11
Page 860 to 1032

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَمَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

پیشِ لفظ!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اس بے بضاعت کو اس کتاب حیاتُ القلوب جلد دوم مؤلفہ علامہ مجلسیؒ علیہ الرحمہ کے اُردو ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اس دینی خدمت کی تکمیل کا شرف بخشا جو جلد اوّل کتاب ہٰذا کے ترجمہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل ہو گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس جلیل القدر اور کثیر الفوائد کتاب میں جناب سرورِ کائنات فخرِ آدمؑ ودینی آدم باعثِ خلقتِ عالم، پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے تمام وکمال حالات درج ہیں۔ ابتدائے خلقتِ نُور اور آپ کی ولادتِ باسعادت سے وفات حسرت آیات تک کے واقعات نہایت شرح وبسط کے ساتھ جمع کیئے گئے ہیں۔ یعنی آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام کے نُور کی خلقت؛ آپ کا نسب؛ آپ کے آباؤ اجداد میں جناب ہاشمؑ سے جناب ابوطالبؑ تک کے حالات اور اُن حضرات کی زندگی کے اہم واقعات؛ آنحضرتؐ کے متعلق پیشین گوئیاں؛ آپ کی ولادت؛ رضاعت؛ جناب ابوطالب کی آپ سے محبت اور جان سپارانہ حمایت؛ آنحضرتؐ کے اخلاقِ حسنہ اور خصائلِ حمیدہ؛ حضرتؐ کے معجزات بالتفصیل یعنی جمادات ونباتات وحیوانات و اجرام وسماوی وغیرہ وغیرہ سے متعلق معجزات؛ غزوات؛ معراج اور مباہلہ کے مکمل حالات؛ اصحاب اور اُمّت کے فضائل؛ آپ کی تبلیغ؛ اسلام کی خوبیاں؛ آپ کے خاص خاص اصحاب یعنی جناب سلمان وابوذر ومقداد وعمار وغیرہم رضوان اللہ علیہم کے حالات؛ اُن حضراتؓ کی دینداری اور حمایتِ اہلِ بیتؑ؛ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کی روئیداد نہایت تشریح وتفصیل کے ساتھ مسطور ومرقوم ہیں۔

یہ کتاب صحیح اسلامی تعلیم وتبلیغ کا دفتر ہے جو نہ صرف عام مومنین کی دینی معلومات کی ضامن ہے بلکہ اُن کی تہذیب واخلاق؛ عادات واطوار اور اعمال وکردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ذمّہ دار ہے بشرطیکہ خلوص سے عمل کیا جائے۔ یہ کتاب عام واعظین کے لیئے خصوصاً صرف اُردو دان ذاکرین کے لیئے ایک انمول تحفہ اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور علمی سرمایہ کی کمی کا اعتراف ہے۔ میں نے احادیث کا صرف لفظی ترجمہ کر دینے پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اپنی اُردو زبان میں محاورات کے مطابق مفہوم ادا کرنے کی

دِ مِنۡ تُعۡ اَکرِیۡمًا ٥ (آیت ۳۱و۳۰ سورۃ احزاب پ ۲۱و۲۲) اے نبیؐ کی بیویو تم میں سے جو بدکاری اور رُسوائی کے کام کرے گی (مثل گھر سے نکلنے اور بصرہ جاکر امیرالمومنینؑ سے جنگ کرنے کے) تو اُس کے لیئے دوہرا عذاب دُنیا و آخرت میں ہوگا اور یہ امر خدا کے لیئے آسان ہے اور تم میں سے جو خدا و رسُولؐ کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک اعمال بجالائے گی تو ہم اُس کے عمل کا دوہرا بدلا دیں گے اور بہتر روزی عطا کریں گے۔

حضرت صادقؑ سے بسند صحیح روایت ہے کہ فاحشہ مبینہ اور رُسوا کرنے والا گناہ تلوار کے ساتھ خروج کرنا ہے جو عائشہ سے صادر ہوا۔

کلینی نے بسند ہائے معتبر بسیار امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ خدا کو اپنے پیغمبرؐ کے بارے میں غیرت آئی کہ بعض بیویوں نے سختی کی کہ محمدؐ گمان کرتے ہیں کہ اگر ہم کو طلاق دے دیں گے تو ہم کو اپنی قوم میں کوئی مرد نہ ملے گا جو ہم کو زوجہ بنائے۔ دُوسری روایت کے مطابق زینبؓ نے کہا کہ آپ ہمارے درمیان انصاف نہیں کرتے ہیں باوجودیکہ خدا کے رسُولؐ ہیں۔ اور حفصہؓ نے کہا اگر وُہ ہم کو طلاق دے دیں تو ہم اپنی قوم میں سے انتخاب کریں گے کہ وُہ ہم کو زوجہ بنالے۔ اور دُوسری روایت کے مطابق یہ باتیں زینب نے ہی کہی تھیں۔ جب آیتِ تخییر نازل ہوئی حضرتؐ اُنتیس ۲۹ راتیں اپنی تمام بیویوں سے علیحدہ رہے اور ماریہؓ کے بالاخانہ پر قیام فرماتھے اور دُوسری روایت کے مطابق بیس ۲۰ روز حضرتؐ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعد اس کے آیت تخییر نازل ہوئی تو حضرتؐ نے بیویوں کو طلب فرمایا اور ان کو اختیار دے دیا۔ اُنہوں نے آنحضرتؐ کو اختیار کیا۔ اگر دُنیا اختیار کرتیں تو حضرتؐ پر حرام ہوجاتیں جس کا مطلب طلاق بائن تھا۔ اور دُوسری روایت کے مطابق اگر وُہ دُنیا اختیار کرتیں تو آنحضرتؐ اُن کو طلاق دے دیتے پھر ہرگز ممکن نہ تھا کہ وُہ حضرتؐ کو اختیار کرتیں اور اُن کی جانب پھر حضرتؐ رغبت فرماتے۔ اور دُوسری روایت کے مطابق جب زینب بنت جحش کی باری آئی وُہ دوڑ کر حضرتؐ کے پاس آئیں اور حضرتؐ کے ہاتھ چوُمے اور کہا میں نے خدا و رسُولؐ کو اختیار کیا۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوُا ہے کہ یہ حکم مخصوص حضرتؐ کے لیئے تھا۔ دوسروں کے لیئے نہیں ہے کہ وُہ اپنی عورتوں کو ایسا اختیار دیں۔[1]

---

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ فقہائے امامیہ رضوان اللہ علیہم کے درمیان مشہور یہ ہے کہ عورت کا اپنے اختیار سے مرد سے جُدائی و علیحدگی اختیار کرنا صرف آنحضرتؐ سے مخصوص تھا لیکن بعض کا قول ہے کہ یہ حکم دوسروں کے لیئے بھی نافذ ہے لیکن اس کے واقع کرنے میں اختلاف ہے کہ آیا طلاق بائن سے وقوع ہو سکتا ہے یا طلاق رجعی سے۔ اور زیادہ واضح تو یہ ہے کہ یہ حکم آنحضرتؐ سے مخصوص تھا۔ لہٰذا اس کے فروع میں غور و فکر کرنا اور کچھ کہنا بیکار ہے۔ خدا صواب سے زیادہ آگاہ ہے۔ ۱۲

ترپنواں ۵۳ باب

جناب زینبؓ سے تزویج کا تذکرہ۔ اور زید بن حارثہؓ کے بعض حالات

ابن بابویہ وغیرہم نے معتبر سندوں کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز کسی کام سے زید بن حارثہ بن شراجیل کلبی کے گھر تشریف لے گئے۔ جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ زید کی زوجہ زینب غسل کر رہی تھیں۔ حضرتؐ نے فرمایا سُبۡحَانَ الَّذِیۡ خَلَقَكِ (پاک ہے وُہ خدا جس نے تم کو خلق کیا) اس ارشاد سے آنحضرتؐ کی غرض یہ تھی کہ وُہ خدا کو پاک و منزّہ سمجھیں اور اُس کو اُن کافروں کے اس قول سے پاک سمجھیں جو یہ کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ خود خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: اَفَاَصۡفٰكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِیۡنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِیۡمًا ٥ (آیت ۴۰ سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵) "کیا خدا نے تم کو لڑکے دے کر بلند کر دیا اور اپنے واسطے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے۔ بیشک یہ بڑی سخت بات ہے۔" تو جب آنحضرتؐ نے اُن کو غسل کی حالت میں مشاہدہ فرمایا تو کہا میں اُس خدا کو منزّہ سمجھتا ہوں جس نے تم کو پیدا کیا اس سے کہ وُہ کوئی فرزند رکھتا ہو جو خود پاک کرنے اور غسل کرنے کا محتاج ہو۔ جب زیدؓ اپنے گھر واپس آئے تو زینبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اُن سے بیان کیا کہ رسُولؐ اللہ نے ایسی بات کہی اور واپس چلے گئے۔ زیدؓ نے سمجھا کہ آنحضرتؐ نے یہ بات اس لیئے فرمائی کہ زینب کا حسن اُن کو بھلا معلوم ہوا۔ پھر وُہ حضرتؐ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسُولؐ اللہ میری زوجہ بد خلق ہے میں اُس کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی زوجہ کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرو۔ چونکہ خداوندِ عالم نے آپ کی بیویوں کی تعداد دُنیا میں اور آخرت میں اور اُن کے نام آپ کو بذریعہ وحی بتا دیئے تھے اور زینبؓ بھی اُنہی میں تھیں اور یہ بات آنحضرتؐ کے دل میں تھی۔ اور آپ نے زید اور دُوسروں پر ظاہر نہ فرمایا تھا اس خوف سے کہ لوگ کہیں گے کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے غلام سے کہتے ہیں کہ تمہاری زوجہ اس کے بعد میری زوجہ ہوگی۔ اور دوسری روایت کے مطابق حضرتؐ کو یہ خوف ہوا کہ منافقین کہیں گے جو عورت دُوسرے کی زوجہ ہے محمدؐ کہتے ہیں کہ وُہ میری بیویوں میں سے ہے اور مومنوں کی ماں ہے اور آنحضرتؐ پر تہمت لگائیں گے۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنے دِل میں وُہ بات پوشیدہ رکھیں جس کو خدا ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں کے الزامات سے خوف کرتے رہیں۔ غرض زید بن حارثہ نے زینب کو طلاق دے دی اور عدّۃ کی مدت گزرنے کے بعد خدا نے ان کو پیغمبرؐ سے تزویج فرمایا اور وُہ آیتیں نازل فرمائیں۔ چونکہ جانتا تھا کہ حضرتؐ کو منافقین تہمت لگائیں گے اس لیئے یہ آیت نازل فرمائی